

# بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے رکوع کرنے کا درست طریقہ



دائرۃ الافتاء اہل سنت  
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 25-09-2023

ریفرنس نمبر: Fsd-8531

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو، تو رکوع کس طرح کرے؟ کچھ لوگ بہت زیادہ جھک جاتے ہیں، کچھ بہت کم جھکتے ہیں، شرعی رہنمائی فرمائیے اس میں رکوع کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

اولاً یہ یاد رہے! فرائض، واجبات اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ ان نمازوں کو اگر بغیر کسی عذر شرعی کے بیٹھ کر پڑھیں گے، تو ادا نہیں ہوں گی، البتہ جو شخص کسی صحیح و شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر یہ نمازیں ادا کرے یا بلا عذر کوئی نفل نماز بیٹھ کر پڑھے، تو اس میں رکوع کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل یعنی سیدھ میں آجائے، اس سے زیادہ جھکنا کہ پیشانی زمین کو لگنے کے قریب ہو جائے یا سرین اٹھا کر بہت زیادہ آگے کی طرف بڑھ جانا اور جھکنا مکروہ تنزیہی و ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے کہ رکوع کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ سر جھکایا جائے اور اس کے ساتھ معمولی سی پیٹھ بھی جھکائی جائے اور حد اعتدال اور کامل طریقہ یہ ہے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل میں آجائے، لہذا جو انداز حد اعتدال سے زیادہ ہو گا وہ عبث اور بے جا ہو گا، اس لیے اس سے

بچنا چاہیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جب کوئی عذر نہ ہو، تو نفل نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیے کہ کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنا مطلقاً افضل ہے، خواہ وہ عشاء میں وتروں کے بعد کے نوافل ہوں یا کوئی اور نفل نماز ہو، نیز اس لیے بھی نفل کھڑے ہو کر پڑھنے چاہیے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے میں ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھارہ جاتا ہے۔

فرضیتِ قیام کے متعلق تنویر الابصار ودر مختار اور عامہ کتب فقہ میں ہے: ”(ومنها القيام فی فرض) وملحق به کندر وسنة فجر فی الاصح (لقادر علیه) وعلی السجود“ ترجمہ: جو شخص قیام اور سجدے پر قادر ہو اُس پر فرض نماز میں اور اس نماز میں جو اس کے ساتھ لاحق ہے، جیسے منت کی نماز اور اصح قول کے مطابق سنتِ فجر میں قیام فرض ہے۔

(تنویر الابصار ودر مختار، کتاب الصلاة، جلد 2، صفحہ 163، مطبوعہ کوئٹہ)

اور بلا عذر بیٹھ کر پڑھی گئی نماز نہ ہونے کے متعلق علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى

عَلَيْهِ (سالِ وفات: 956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”الثانية من الفرائض القيام ولو صلى الفريضة قاعدا مع القدرة على القيام لا تجوز صلوته بخلاف النافلة“ ترجمہ: فرائض نماز میں سے دوسرا فرض قیام ہے اور اگر کوئی شخص قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز ادا کرے، تو اُس کی نماز جائز نہیں، برخلاف نفل نماز کے (کہ وہ بلا عذر بیٹھ کر بھی جائز ہے)۔

(غنية المتملى شرح منية المصلى، صفحہ 261 مطبوعہ سہیل اکادمی، لاہور)

صدر الشريعة مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے

ہیں: ”فرض ووتر وعبیدین وسنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ

ہوں گی۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 510، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی دمشقی رَحْمَةُ اللهِ



امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لکھتے ہیں: ”کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں، مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: ”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔“ (مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما وقاعدا... الخ) اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے، تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں، ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ (مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل... الخ) صحیح نہیں کہ یہ حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے مخصوصات میں سے ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 670، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

08 ربیع الاول 1445ھ / 25 ستمبر 2023ء